مدینۃ المسیح

ایوان خلافت حضرت خلیفۃ المسیح اور تمام اہل بیت نبوی بخیر و عافیت ہیں ۔ عصر کے وقت جو درس قرآن شریف ہوتا ہے وہ اب تیسرا پارہ شروع ہے ۔ ایک ہندو نے اسلام قبول کیا ۔

ولادت باسعادت مولوی فاضل میر محمد اسحٰق صاحب کے ہاں ۱۷ ۔ اکتوبر کو لڑکی پیدا ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ اس ولیدہ سعیدہ کو تمام خاندان نبوت کے لئے مبارک کرے آمین

ضروری اطلاع

جن احباب کی خدمت میں یہ نمبر بطور نمونہ پہنچتا ہے وہ خریداری کی منظوری یا نامنظوری کی اطلاع دیں

(مینجر)

تازہ خبریں

برطانوی افسروں کا نقصان (لنڈن ۱۶ اور ۱۷ ۔ اکتوبر) تازہ فہرستوں سے پایا جاتا ہے کہ ۲ ۔ افسر ہلاک اور ۱۲ ۔ مجروح اور ۳ گرفتار ہوئے اور ۲ مفقود الخبر ہیں ۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر ۔ جاپانیوں نے انٹی ورپ میں ۱۷ ہزار بحری فوج ایک امیر البحر کے زیر کمان مامور کی ہے ۔

اوسٹنڈ پر جرمن قابض ہو گئے ۔ جرمنوں نے جمعرات کے روز اوسٹنڈ پر قبضہ کر لیا (اوسٹنڈ بحر شمالی کے ساحل پر بلجیم کی مشہور بندرگاہ ہے)

لنڈن ۱۶ اکتوبر ۔ جرمنوں کا ہراول وارن سے ۷ ۔ میل کے فاصلہ پر پہنچ گیا مگر کئی معرکوں کے بعد پسپا کیا گیا ۔ شہر کے مغرب میں بیس تیس میل کے فاصلہ پر لڑائی جاری ہے جو باشندے بھاگ گئے تھے وہ اب واپس آ گئے ہیں ۔

لنڈن ۱۶ ۔ اکتوبر ۔ (دوپہر) انگریزی کروزر ہاک کو ایک آبدوز کشتی نے بحر شمالی میں غرق کر دیا ۔ بیان کیا گیا ہے کہ ۴۰۰ ملاحوں اور افسروں میں سے قریباً ۵۰ بچے ۔

(لنڈن ۱۷ ۔ اکتوبر) روسی گورنمنٹ جزائر آئرلینڈ تک تمام سمندر میں سرنگیں بچھانے پر مجبور ہوئی ہے ۔

انٹورپ کا مال غنیمت (لنڈن ۱۶ اکتوبر) جرمن ہیڈ کوارٹر کا بیان ہے کہ چار پانچ ہزار قیدی گرفتار ہوئے مال غنیمت میں ۵۰۰ توپ ۔ بہت سا بارود ۔ گاڑیاں ۔ لکو موٹور ۔ چار ہزار کلوگرام سامان رسد ۔ اس کے علاوہ آٹا ۔ کوئلہ ۔ تانبہ ۔ اون جن کی قیمت پانچ لاکھ تک بتائی جاتی ہے ۔ شامل ہیں ۔

نقصان ۔ وارسو کے شمال مغرب میں جرمن پسپا ہوئے اور علاوہ بہت سے نقصان کے دس ہزار زخمی ہوئے ۔

ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار کو کرم آباد کی حدود میں رہنے کا حکم ہوا ۔ پبلک تقریر و تحریر کی ممانعت ہے گورنمنٹ کا یہ فعل صرف دور اندیشی و حزم و احتیاط پر مبنی ہے ۔

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا ۔

جنگ یوروپ

فرانس میں جنگ :۔ (لنڈن ۱۴۔ اکتوبر) پیرس کی مراسلت مظہر ہے۔ کہ گھنٹ کے نواح میں متعدد لڑائیاں وقوع میں آئیں۔ اوس تک بائیں بازو کی سمت لڑائیاں معمولی تھیں پیری اوباکی کے علاقہ میں ہماری پیشقدمی کی تصدیق ہو گئی ہے دہینے سمت کوئی تغیر ظہور میں نہیں آیا

برٹش سپاہ کی مزید کامیابی (لنڈن ۱۴۔ اکتوبر) صیغہ پریس اعلان کرتا ہے کہ متحدہ افواج کے بائیں طرف۔ برٹش سپاہ مصروف کارزار تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمن پیچھے ہٹ جانے پر مجبور ہوئے

للی سے جرمنوں کا اخراج :۔ (لنڈن ۱۵۔ اکتوبر) نامہ نگاران کیلے کا بیان ہے کہ جرمنوں نے کیلے کی طرف بڑھکر بیتوں اور ہیز برک پر گولہ باری کی مگر پسپا ہونے پر مجبور ہوئے۔ انہوں نے دریائے لز کو بھی بڑی لغلمی و بیسر و سامانی سے عبور کیا جرمنوں کو للی کے نواح کے مورچوں سے نکال کر سرحد بلجیم کی دوسری طرف خارج کر دیا گیا ہے

وزیر اعظم انگلستان کا لڑکا :۔ ڈیلی اکسپریس کا بیان ہے کہ مسٹر آسکوتھ وزیر اعظم انگلستان کا لڑکا۔ ارتھر انٹورپ کے خندقوں میں معرکہ آرا ہوا مگر خدا کے فضل ہر طرح محفوظ رہا۔

شہنشاہ جاپان نے ٹسنگ ٹاؤ کے غیر متحمین اور بے تعلق لوگوں کو امداد دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے

لنڈن ۱۴۔ اکتوبر :۔ انگلستان کی تائید میں پرتگال میں جوش ترقی پر ہے۔ اور وہ حسب ضرورت انگلستان کی اعانت پر آمادہ ہے۔ کل کسی قدر سپاہ کی نقل و حرکت کا حکم دیا جائیگا۔ یہ صحیح نہیں کہ پرتگال نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ دیدیا ہے

ٹرکی کا رویہ (لنڈن ۱۴۔ اکتوبر) جرمن کمرو ذرگوئن کا کمانڈر ترکی بیڑے کا ہیڈ (افسر اعلیٰ) مقرر ہوا ہے اور وہ روسی بیڑے پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اگرچہ گو یہ بحر ترکی جھنڈا اڑ رہا ہے تاہم اس کے تمام افسر و خلاصی جرمن ہیں اور جرمن وہاں پہنچتے ہیں۔

لنڈن ۱۴۔ اکتوبر :۔ پارلیمنٹ ۱۱۔ نومبر تک ملتوی کیگئی ہے

لنڈن ۱۴۔ اکتوبر :۔ تخمینہ کیا گیا ہے بلجئین۔ سات لاکھ (۷۰ لاکھ آبادی میں سے تقریباً ڈیڑھ ملین (۱۵ لاکھ) ولی ہالینڈ یا انگلستان میں پناہ گزیں ہوئے ہیں بقیہ نے گھروں کو نہیں چھوڑا بعض مقامات میں باوجود نصف تباہ ہو جانے کے بھی وطن کی مفارقت گوارا نہیں کی

شہنشاہ جاپان کی رحمدلی :۔ ۱۴۔ اکتوبر ٹوکیو کا تار سنگٹاؤ کے جرمن کمانڈر نے مکاڈو کی تجویز کو منظور کر کے بے تعلق ممالک کی رعایا کو شہر سے نکل جانے کی اجازت دیدی ہے۔ جہاں سے یہ لوگ جلد شانٹنگ ریلوے کے ذریعہ شہر مذکور سے نکل جائیں گے۔ شاہ جاپان نے یہ تجویز اس لئے پیش کی تھی کہ معصوموں کی بیفایدہ خونریزی نہ ہو

بلجیک پناہ گزیں :۔ اہم مسئلہ ۱۵۔ اکتوبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ بلجیم کی ستر لاکھ آبادی میں سے تخمیناً ۱۵ لاکھ ہالینڈ اور انگلستان میں پناہ گزیں ہوئے ہیں باقی اپنے گھروں کو ہی۔ اگرچہ وہ نیم برباد ہو چکے ہیں۔ چمٹے بیٹھے ہیں۔ انگلستان میں آنے والے پناہ گزینوں کا مسئلہ دن بدن بہت زیادہ اہم بن رہا ہے۔ ہزار ہا کل بندر فاکسٹون میں پہنچے جن میں سے قلاش محض اور نادار ہیں۔ امدادی کمٹیاں جا بجا انکی رہائش کیلئے ایسے مکانات کا انتظام کر رہی ہیں جن میں کئی کئی سو رہ سکیں۔ بہت سے پرائیویٹ مکانات میں اُتارے گئے ہیں۔ لیکن ابھی بہت سا انتظام باقی ہے

جرمن فوج :۔ ۱۵۔ اکتوبر بورڈو کا تار ہے کہ انٹورپ سے جو جرمن فوج آئی ہے۔ وہ زیادہ تر ریزرو اور لینڈ وہر افواج پر مشتمل ہے جو میدانی معرکہ آرائی میں چنداں مفید نہیں ہوگی

بلجیک حکومت کا نیا مقام :۔ ۱۴۔ اکتوبر پیرس کا تار۔ بلجیک حکومت کے نقل مکان سے بین الاقوامی قانون کا جو مسئلہ پیش ہو گیا تھا وہ متحدہ سلطنتوں کے حسب اطمینان طے ہو گیا ہے۔ بلجیک حکام کو اسی طرح خاص حقوق دیدئے گئے ہیں جیسے کہ اٹلی میں پوپ کی حکومت کو حاصل ہیں

رومانیا :۔ ۱۴۔ اکتوبر۔ بخارسٹ کا تار۔ شاہ فرڈیننڈ جدید والئے رومانیا نے آج پارلیمنٹ کے سامنے حلف تخت نشینی اٹھایا اور پرتپاک خیر مقدم ہوا۔ شاہی اعلان میں جب یہ فقرہ آیا کہ میں نیک رومانوی کیطرح ملک کی خدمت کرونگا۔ تو اسپر خاص کر کے خوب چیرز دئے گئے۔

مزید برطانوی کامیابی :۔ ۱۴۔ اکتوبر۔ برطانوی افواج نے جو متحدہ فوج کے میسرہ پر ہیں۔ دشمن سے معرکہ آرا ہو کر جرمنوں کو ان کے بازو کی طرف کسی قدر پیچھے دھکیل دیا۔ یہ علاقہ کانوں کا مرکز ہے۔ اور اس لئے اس میں سریع ترقی و پیشقدمی مشکل ہے۔ ۱۴۔ اکتوبر کی رات کو پیرس میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ صورت حال میں کوئی اہم تبدیلی واقع نہیں ہوئی

للی سے اخراج :۔ ۱۵۔ اکتوبر کیلے سے نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمن بجمعیت کثیر کیلے کیطرف بڑھے ان کے توپ خانہ نے مقامات بیاول اور ہیز برک پر گولہ باری کی۔ مگر ہٹ جانے پر مجبور کئے گئے۔ اور زوہ افراتفری میں دریا لیس سے عبور کر گئے للی کے گرد اگرد کے مواقع سے جرمن نکال دئے۔ اور سرحد بلجیم سے پار دھکیل دئے گئے ہیں۔ اور کیلے و للی کے درمیان ریلوے آمدورفت پھر شروع ہو گئی ہے

کمک :۔ لنڈن ۱۵۔ اکتوبر۔ کنیڈا سے پہلا کنٹنجنٹ ۱۴ کو بندر پلائی موتھ (انگلستان) پہنچا پہلا جہاز صبح نو بجے لنگر گاہ میں داخل ہوا۔ اور آخری جہاز بارہ گھنٹہ بعد۔ کنیڈا کی فوج کا خیر مقدم جم غفیر نے جوش و خروش سے کیا۔ اول کنٹنجنٹ پہنچ جانیکی خبر پارہا آچکی ہے

امداد بنگلور :۔ ۱۴۔ اکتوبر۔ میسور کی معادن طلا نے ستر ہزار روپیہ پرنس ویلز فنڈ میں دیا ہے

جرمن ولیعہد نے :۔ فرنچ قصبہ سرمنٹ کو خالی کرتے وقت جلا دینے کا حکم دیا غریب خانے بھی مستثنیٰ نہ رکھے گئے حالانکہ راہبات نے شہزادہ کے قدموں پر گر کر انہیں مستثنیٰ رکھنے کی

۱۵۔ اکتوبر۔ روسی تار :۔ روسی کاسکوں کا ایک رسالہ گشت کرنے والا دستہ وارسا کے قریب جنگل میں چھپا ہوا تھا ایک جرمن زپلن تھوڑی سی بلندی پر انکے سروں سے گذرا تو انہوں نے اسکو نیچے کھینچ لیا۔ ہوائی جہاز کے سواروں کو کچھ گزند نہ پہنچا زپلن وارسا میں لایا گیا ہے

افسوسناک ریلوے ٹکر :۔ بمبئی سے ۹۷ میل کے فاصلہ پر گھاٹوں پر دو مال ٹرینوں کی ٹکر سے آٹھ ہندوستانی مسافر ہلاک اور آٹھ یورپین و دیسی مسافر زخمی ہوئے۔ دونوں ٹرینیں آ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۴ء

دیوالی پر قمار بازی

دیوالی کی رات ہندو نقطۂ خیال سے ایک متبرک رات تھی۔ رام چندر جی راستباز شخص چودہ سال بن باس اور وہاں اپنے نفس کی اصلاح اور ریاضت کے بعد اپنے دارالسلطنت میں واپس آئے۔ اس وقت ہندوؤں نے انکی آمد کی جو یادگار منائی وہ کوئی برا فعل نہیں کرتا گو یہ چراغاں اس خوشی کا اظہار اور پھر اتنی مدت کے بعد بغیر کسی وجہ اور ضرورت کے ایک فعل ناروا یا کم از کم اسراف ہی سمجھا جائیگا کیونکہ اگر یہ رقم کسی مفید اور دیرپا کام میں لگائی جائے تو ہندو قوم کے لئے زیادہ مفید ہو سکتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آجکل دیوالی کی رات جس فعل کے لئے مخصوص ہو اسکی سند کس نیک اور راستباز تک پہنچتی ہے اور یہ جو آجکل ایک متبرک کام سمجھا جاتا ہے جس کی نسبت ہر ایک دانشمند آدمی کہہ سکتا ہے کہ وہ سخت نقصان رساں رسم ہے ہزاروں آدمی اس کے پھیر میں آکر اگر شام کے وقت دولتمند فارغ البال تھے تو صبح کو مفلس و قلاش نظر آتے ہیں اور جنون بعض لوگوں میں تو اسقدر بڑھتا ہے کہ وہ اپنی تمام جائداد بلکہ اپنی غمخوار و غمگسار بی بی کے زیور بلکہ خود اسکو بھی اسی میں لگا دیتے ہیں جو ایک قابل شرم حرکت ہے پچھلے زمانہ کے قصے سن سن کر حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ کیوں خود بخود ہلاکت کے گڑھے میں گرتے پھر آج تو علم و تہذیب کا زور ہے اس زمانہ میں بھی بہت کم ہیں جو اس سے بچے ہیں لکشمی دیوی کی پوجا ایک ثواب کا کام خیال کیا جاتا ہے جو حقیقت میں **خدا ناشناسی** کا ثبوت ہے کیونکہ جس نے اپنے اس مالک اپنے اس مولیٰ کو پہچانا جسکے لئے تمام آسمان اور زمین کے خزانے میں اور زمین کی تمام چیزیں جسکے قبضہ قدرت میں اسکو کچھ ضرورت نہیں کہ وہ روپیہ کی پوجا کرے وہ تو اسکی درگاہ میں سر نیاز خم کریگا جو دولت کا سرچشمہ ہے دولت تو کوئی ایسی چیز نہیں جسکا نتیجہ لازمی طور پر سکھ اور آرام ہے اور انسان تو آرام و راحت و چین کا طلبگار ہے پس پرستش تو اسکی ہونی چاہیئے جس کی جناب سے یہ چیزیں ملتی ہیں درمیانی وسائط کی طرف ایک مسلم موحد توجہ نہیں کرتا ہاں یہ صحیح بات ہے کہ ہر مقصد کے حصول کے لئے کچھ ذرائع ہیں جب تک ان ذرائع سے کام نہ لیا جائے وہ چیز اپنے اصلی رنگ میں حاصل نہیں ہو سکتی **قمار بازی** دولت کے حصول کا طریق نہیں بلکہ دولت کو ضائع کرنیکا سبب ضرور ہے چند بو الہوس لوگوں نے جو محنت کرنا نہیں چاہتے ایسے وسائط کی طرف توجہ کی ہے جن سے روپیہ بغیر کسی مشقت کے حاصل ہو سکے سو بعض انمیں سے کیمیا کی طرف لگ رہے اور اپنی ساری عمر اسی میں گذار دی اور ہمیشہ ایک آنچ کی کسر ہی رہتی رہی اور بعض اس بدتر شغل میں لگے جو **جوا** کے نام سے مشہور ہے اسکے ہزاروں طریق ہیں جو نہ صرف ہندوستان میں مروج ہیں بلکہ بلاد یورپ میں بھی کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں سب کا نتیجہ ایک ہی ہے منجملہ ان برکات و فوائد کے جو اسلام دنیا میں لایا ایک یہ بھی ہے کہ اس نے اپنے پیرووں کو ہر قسم کی قمار بازی سے روک دیا اور اسے ایک شیطانی فعل قرار دیا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

يسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير ومنافع للناس واثمهما اكبر من نفعهما شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دے کہ انمیں بہت سخت نقصان ہے اور لوگوں کے فائدے بھی ہیں تو یاد رکھنا چاہیئے کہ نفع سے نقصان بہت ہی زیادہ ہے کسی چیز سے منع کرنیکی یہ قرآن مجید کا وہ عدیم النظیر طرز ہے کہ جو دنیا کی اور کسی الہامی کتاب میں نہیں پایا جاتا جو اسکے جواز میں جو بات پیش کیجاتی ہے اسے تسلیم کرکے پھر فرمایا کہ یہ بھی تو غور کرنا چاہیئے کہ نقصانات کسقدر ہیں۔ ان نقصانات کا اصولی طور پر ذکر بھی فرما دیا ہے۔

يا ايها الذين امنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطن فاجتنبوه لعلكم تفلحون۔ انما يريد الشيطن ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر ويصدكم عن ذكر الله وعن الصلوة فهل انتم منتهون واطيعوا الله واطيعوا الرسول واحذروا۔ فان توليتم فاعلموا انما على رسولنا البلاغ المبين۔ اے مومنو شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ گندے اور شیطانی کام ہیں پس اگر تم مظفر و منصور ہونا چاہتے ہو تو اس سے بچو کیونکہ شیطان چاہتا ہے کہ شراب و جوئے کے ذریعہ تم میں عداوت اور رنجش ڈالدے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے روکدے اور نمازوں سے پس کیا تم باز آتے ہو یا نہیں اور اللہ کی فرمانبرداری اور اسکے فرستادہ پر تو صرف بات کا پہنچا دینا ہے پس اس خلاف ورزی کے ذمہ وار تم ہی ہو گے اور تمہیں پر اسکا وبال پڑیگا۔ قرآن مجید نے اپنے حکیمانہ بیان میں قمار بازی کے نقصانات کو اجمالی طور پر بیان کر دیا ہے اولاً تو یہ بتا دیا ہے کہ یہ رجس ہے۔ مسلم جو خداوند قدوس کے ساتھ تعلق رکھنا چاہتا ہے اور اس لحاظ سے اسے ظاہری و باطنی طور پر پاک رہنا چاہیئے کو ایسے ناپاک کاموں سے قطعاً دوری اختیار کر لینی چاہیئے کیونکہ پاک کو ناپاک سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ ثانیاً یہ شیطانی کام ہے اس میں سراسر ضرر ہے دین اسلام تو سکھوں اور آراموں کا سرچشمہ ہے اس میں کوئی دکھ کی بات نہیں ایک فرمانبردار کو نافرمانی کے قریب بھی پھٹکنا نہیں چاہیئے۔ ثالثاً یہ کہ اگر کوئی قوم مظفر و منصور ہونا چاہتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ ایسے شنیع کاموں سے الگ رہے رابعاً قمار بازی اور اسی قسم کاموں سے عداوت اور رنجش بڑھتی ہے اور یہ وہ چیز ہے جس سے قومیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ قاطع اتفاق و اتحاد اگر کوئی چیز ہے تو قمار بازی پس جو کامیاب ہونا چاہتے ہیں اس سے بچیں۔ خامساً۔ قمار بازی سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور انسان اللہ کی یاد بھول جاتا ہے حالانکہ ذکر اللہ تمام نیکیوں کی جڑھ ہے اور تمام ترقیات کی اصل الاصول ذکر الٰہی ہے سادساً۔ یہ نماز سے روکتی ہے آدمی ہر وقت اپنے مولیٰ کی مدد کا محتاج ہے اور نماز حضور الٰہی میں مناجات کا نام ہے نماز سے رکنا گویا اس مدد الٰہی کو روکنا ہے جو کامیاب انسان کے ہر وقت شامل رہنی چاہیئے یہ چھ زبردست دلیلیں دیکر پھر قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ اگر تم اپنی بہتری اور بہبودی چاہتے ہو تو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔ اور ان کی مخالفت سے بچتے رہو کہ اطاعت میں جنت اور مخالفت میں ہلاکت ہے۔ سخت افسوس ہے کہ مسلمان اپنی ان روشن ہدایات کی موجودگی میں قمار بازی کے مرتکب ہوتے ہیں غیر مسلم تو اپنے مذہب کے لحاظ سے اگر اسے جائز کہیں تو کہیں مگر ایک مسلم کیوں گمراہی میں پڑے کیا ہماری جماعت کے افراد کم از کم ہندوستان سے اس رسم قبیح کو اپنے مواعظ حسنہ سے مٹانے کا ثواب نہ حاصل کریں گے۔ کیونکہ اس زمانے میں ہماری جماعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے مبعوث ہوئی ہے ۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

اسلام - اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا نام ہے

لغتاً اسلام فرمانبرداری کو کہتے ہیں۔ فرمانبرداری کس کی اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یوں دیا ہے۔ ومن احسن دیناً ممن اسلم وجھہ للّٰہ وھو محسن واتبع ملۃ ابراھیم حنیفاً واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلاً۔ کس شخص کا دین اس شخص کے دین سے بہتر ہوسکتا ہے جس نے اپنی ساری توجہ اللہ تعالیٰ کے لئے کردی ہو۔ اور اپنے تئیں اللہ کے احکام کے آگے ڈالدیا ہو اور وہ نیکی اس طرح پر کرتا ہو کہ وہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور راستباز ابراہیم کے مذہب کی پیروی کرتا ہو وہ ابراہیم جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص دوست بنالیا تھا۔

اب ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کی جب پڑتال کرتے ہیں تو ہمیں قرآن شریف میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ مذہب تھا کہ جو آلہی حکم آوے۔ اور وہ خواہ کسی وقت آوے۔ اور کسی کے ذریعہ سے آوے۔ اس حکم آلہی کے آگے سر تسلیم خم کردینا اور بغیر کسی چون وچرا کے اس کی تعمیل کرنا۔ چنانچہ یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول اور عمل سے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین۔ جب اس کو اس کے رب نے کہا کہ میرے حکم کے آگے سر تسلیم خم کردے اس نے جواب میں عرض کیا کہ میں تو حضور کا پہلے ہی سے فرمانبردار ہوچکا ہوں یہ ان کا دعویٰ ہے جو انہوں نے اپنی زندگی میں پورا کرکے دکھلا دیا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کی شہادت دیتا ہے واذ ابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن۔ اور جب ابراہیم کا اس کے رب نے چند احکام کے ساتھ امتحان لیا تو اس نے ان کو پورا کردیا۔ دوسری جگہ بہت تصریح کے ساتھ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ ام لم ینبأ بما فی صحف موسیٰ وابراھیم الذی وفیٰ الا تزر وازرۃ وزر اخریٰ وان لیس للانسان الا ما سعیٰ وان سعیہ سوف یریٰ ثم یجزیٰہ الجزاء الاوفیٰ۔ یہاں اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی تحریص اور ترغیب دلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اور اپنے تزکیے کی فکر نہیں کرتا اور آخرت کے لئے زاد راہ طیار نہیں کرتا۔ اس کے پاس علم غیب ہے جو اس نے دیکھ لیا ہے کہ وہ آگے آرام وآسایش میں رہیگا اور اسے اعمال صالحہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیا اسے معلوم نہیں کہ صحف موسیٰ میں کیا ہے اور وفادار ابراہیم کے صحیفوں میں کیا ہے۔ ان دونوں راستبازوں کے صحف میں اللہ تعالیٰ نے خوب کھولکر بیان فرمادیا ہے کہ ہر انسان کو اپنی صلیب خود اٹھانی ہوگی۔ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکیگا۔ اور انسان کو وہی کچھ ملیگا جو اس نے کوشش کی۔ اور اس کی سعی کی خوب پڑتال کی جاوے گی۔ اور پھر اس کو پورا پورا بدلہ دیا جاویگا۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ صرف باتیں ہی نہیں ہیں جن کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے یونہی کردی ہو بلکہ اس کا عمل بھی ذکر کیا ہے جو اس کی کمال فرمانبرداری پر دال ہے اور وہ یہ ہے کہ بڑھاپے میں اس کے ہاں ایک ہی بیٹا پیدا ہوا اور اسے خواب آئی کہ اسے ذبح کردے وہ بغیر کسی چون وچرا کے حکم آلہی کے امتثال میں ذرا بھی تامل اور مضائقہ نہیں کرتا۔ اور اس کی طبیعت تھوڑی دیر کے لئے بھی تاویل وتعبیر کی طرف نہیں جھکتی۔ حالانکہ رویاء تاویل طلب ہوا کرتی ہے۔ مگر اس نے اسے حکم آلہی سمجھ کر اس کی تعمیل فوراً شروع کردی اور تعمیل ارشاد آلہی کو اللہ تعالیٰ لفظ اسلام سے تعبیر کرتا ہے۔ فلما اسلما۔ جب ان دونوں باپ بیٹے نے آلہی حکم کے آگے اپنی گردن رکھ دی۔ یہ صاف اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جو کہ اپنے تئیں آلہی ارشاد کی تعمیل میں ذبح کرنے کو طیار ہوجاوے۔ اور اس میں کسی قسم کی لیت ولعل سے کام نہ لے۔

یہ خوبی صرف اسلام میں ہی ہے کہ اسکے عملیات محض اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی مشق کراتے ہیں۔ سب سے پہلے انسان کو اپنی خواہشات اور آرزوں کو ذبح کرنا پڑتا ہے اور اسے کہنا پڑتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اس قابل نہیں سمجھونگا کہ اس کا کہا مانوں گا۔ لا الہ الا اللّٰہ۔ اللہ کے سوا کوئی میرا معبود، محبوب اور مطلوب نہیں۔ جو وہ فرمائیگا وہی میں کرونگا۔ اور دنیا کے تمام معبودان باطلہ سے میرا کچھ سروکار نہیں۔ اللہ تعالیٰ چونکہ میرا معبود ہے اسلئے اسکی عبادت کرونگا۔ اور جو قوانین عبادت اس نے اپنے بندے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائے ہیں۔ انہیں کا پابند رہونگا۔ اسلئے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رضامندی اور ناراضگی کا طریقہ بتانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اسکے بعد عبادت نماز ہے جو اسلام اور کفر کے مابین بڑا امتیاز اور فرق ہے اس میں تمام ان طرزوں اور اداؤں کو ادا کیا گیا ہے جو کہ تعظیم اور ادب کے لئے کسی نہ کسی ملک میں رائج ہیں۔ یہ گویا اس اقرار کی تصویری زبان میں تعبیر کیگئی ہے جو کہ اس نے قول لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میں کیا تھا۔ نماز میں نمازی اللہ تعالیٰ کے آگے زبان حال سے پکار کر کہتا ہے کہ حضور میں آپکے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ اور اپنی حالت میں مختلف طرز سے اس اقرار کی تصویر کھینچتا ہے۔ خدام کی طرح کبھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا کبھی ہاتھ چھوڑ کر مؤدبانہ شکل اختیار کرتا۔ کبھی سر جھکاتا اور کبھی زمین پر گر جاتا ہے اور کبھی دوزانو بیٹھ جاتا ہے اور ساتھ ہی زبان سے بھی اس خاکہ کا الفاظ میں اقرار کرتا جاتا ہے۔ اور تمام نماز کا خلاصہ ان دو لفظوں میں ادا ہو جاتا ہے معبود کی تعظیم اور اپنی تذلیل۔ زکوٰۃ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے مال کا خاص حصہ چھوڑ دیتا ہے اور روزے میں کھانا پینا اور صحبت کرنا جو کہ شخصی اور نوعی بقاء کے لئے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے خاص وقت کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور حج میں خویش واقارب ملک وطن کو خیرباد کہدیتا اور میت کا لباس کفنی اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے اور دیوانہ وار جہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے بھاگا اور دوڑا چلا جاتا ہے۔

غرض کہ اسلام کے تمام احکام اور ارکان اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی مشق کراتے ہیں اور یہی دلیل اسلام کی سچائی اور صداقت کے لئے کافی سے بڑھ کر ہے۔ دیگر مذاہب میں یہ بات بالکل مفقود ہے۔

عربی زبان کی فضیلت دوسری زبانوں پر

موجودہ جنگ یورپ کی اسپر شہادۃ

حضرت مسیح موعود کے عظیم الشان احسانوں میں سے آپکا مسلمانوں پر ایک یہ بھی احسان ہے کہ آپنے نہایت واضح دلائل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ قرآن کریم جس زبان میں نازل ہوا ہے وہ دنیا کی سب زبانوں پر کیا بلحاظ زمانہ کے اور کیا بلحاظ کمال کے مقدم ہے اور جسقدر زبانیں بھی دنیا میں رایج ہیں وہ اسی زبان سے بگڑ کر دوسری شکل میں تبدیل ہوگئی ہیں۔ لیکن باوجود مختلف تغیرات کے ان زبانوں کو وہ کمال حاصل نہیں جو قرآن کریم کی زبان یعنی عربی کو ہے۔ اور اس زبان کی یہ فضیلت ہی اسبات کی مقتضی تھی کہ وہ کتاب جو سب دنیا کی ہدایت کے لئے ہو اسی زبان میں نازل ہوتا کہ یہ دنیا جو اپنے تمام تغیرات میں ایک دوری حرکت رکھتی ہے۔ ایک دفعہ پھر اس زبان کو وابستہ ہو جائے جو کسی پچھلے زمانہ میں ان کے آباؤ اجداد کے خیالات کے اظہار کا واحد ذریعہ تھی۔ مختلف معانی کے لئے مختلف الفاظ کا استعمال ہونا تمام زبانوں کا مشترک اصل ہے۔ لیکن عربی زبان کی یہ خصوصیت کہ اس کے اکثر الفاظ نہ صرف ان معانی کے لئے مقررہ اشارات ہیں جن کے لئے وہ استعمال ہوتے ہیں بلکہ خود الفاظ سے بھی ان معانی کی اصلیت پر بھی روشنی پڑ جاتی ہے ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جس کے مقابلہ سے تمام زبانیں عاجز ہیں اور جو خصوصیت اسبات کو صاف بتا رہی ہے کہ یہ زبان انسان کی بنائی ہوئی نہیں بلکہ وہ قدیم زبان ہے جو بنی نوع انسان کے تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے خود اللہ تعالے کی طرف سے ابتداء پیدایش انسان کے وقت الہام کی گئی تھی۔

اسبات کو واضح اور بادلیل کرنے کے لئے میں ایک دو مثالیں دیتا ہوں:۔

(۱) کوئی انسان نہیں جو ماں کے پیٹ سے پیدا نہ ہو غریب و امیر۔ شاہ و گدا۔ دولتمند و مفلس۔ جاہل و عالم۔ پاک و ناپاک سب انسان رحم مادر میں تربیت پانے کے محتاج ہیں۔ اور کوئی نہیں جو ماں کی تربیت سے مستغنی ہو۔ اور یہ احتیاج ایسی احتیاج ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسانی زندگی کے قیام کی سب سے بڑی ضرورتوں میں سے ایک والدہ کا وجود بھی ہے۔ بغیر اس کے رحم میں پرورش پانے کے بچہ بچہ ہی نہیں بن سکتا۔ بغیر اس کی تربیت اور اس کی چھاتیوں سے غذا حاصل کرنے کے اس کی نشو و نما کامل ہو ہی نہیں سکتی۔ پس اگر ہم یہ دیکھیں کہ ایسی ضروری چیز کے لئے مختلف زبانوں نے کیا الفاظ رکھے ہیں۔ اور پھر ان کا آپس میں مقابلہ کریں تو ہمیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ کونسی زبان ہے جس نے والدہ کا نام رکھتے وقت اس کے کام اور اسکے فرائض اور اسکی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ہندی زبان میں ماں کو ماتا اُردو میں ماں یا امّاں فارسی میں مادر۔ انگریزی میں مدر ....

عربی میں ام کہتے ہیں۔ عربی کے سوا والدہ کے جسقدر نام ہیں۔ وہ اسبات میں تو سب مشترک ہیں۔ کہ جس وقت ان کا استعمال کیا جاوے۔ تو ان سے اس ہستی کا تو پتہ لگ جاتا ہے جو بنی نوع انسان کو اس دنیا میں لانے کا ذریعہ ہوتی ہے لیکن یہ مطلب اس وقت بھی حاصل ہو سکتا تھا جبکہ ہم ماں کو بجائے ماں کے تا کہتے یا مادر کو چادر یا مدر کو ہدر۔ ہلم جرا اور وہ دوسرے الفاظ بھی اسی طرح والدہ کی طرف اشارہ کرتے جس طرح کہ ماں۔ مادر یا مدر کرتے ہیں پس گو عربی زبان کے لفظ ام کی طرح ماں۔ مادر۔ مدر یا ماتا سے بھی ماں کے وجود کی طرف اشارہ تو ہو جاتا ہے لیکن یہ الفاظ صرف اشارہ ہی اشارہ ہیں۔ ان سے کوئی خاص مفہوم نہیں نکلتا۔ اور اگر ہم ان الفاظ کو بدلکر کوئی اور لفظ رکھ دیں تو اس سے بھی ویسا ہی اشارہ کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ان الفاظ سے۔ لیکن عربی زبان کے لفظ ام میں ایک اور بھی خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ یہ لفظ نہ صرف والدہ کا وجود بتانے کے لئے ایک اشارہ ہے بلکہ اس سے ایک خاص مفہوم بھی نکلتا ہے۔ جو کسی اور لفظ سے نہیں نکل سکتا۔ اور اگر ہم دوسری زبانوں کے الفاظ کی طرح اس لفظ کو بھی بدلکر ان معانی کے ادا کرنے کے لئے کوئی اور لفظ رکھ دیں تو وہ لطافت بالکل جاتی رہتی ہے جو اس لفظ میں ہے اور وہ مفہوم یہ ہے کہ نہ صرف لفظ ام ماں کی شخصیت کی طرف اشارہ کرتا ہے بلکہ اس میں ماں کی اہمیت اور اس کی ضرورت بھی بتائی گئی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ الف میم میم یہ تین حروف ملکر قصد اور امامت کے معنے دیتے ہیں۔ امّ کے معنی ہیں کسی چیز کی طرف قصد کرنا اسی طرح کسی کا امام بنناجس کے پیچھے چلا جائے۔ والدہ کو جو ام کہتے ہیں تو اس کی یہ وجہ ہے کہ بچہ والدہ کی طرف بار بار متوجہ ہوتا ہے۔ اور دودھ پینے کے لئے یا اپنی دوسری حاجتوں کے لئے بار بار قصد کرتا ہے۔ اسی طرح چونکہ بچہ ہر وقت ماں کا محتاج ہوتا ہے۔ اور اس کے احسان کی وجہ سے اس سے پیار بھی کرتا ہے اس لئے اکثر اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اور اسکے پیچھے پیچھے جاتا ہے۔ پس ام کا لفظ صرف ماں کی شخصیت کے اظہار کے لئے ہی ایک اشارہ نہیں بلکہ بچہ کے اور ماں کے تعلق اور ماں کی ضرورت اور اس کے کام کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ ام وہ ہستی ہے۔ جس کی ضرورت بچہ کو بار بار پڑتی ہے۔ اور جس کی محبت کی وجہ سے اور احتیاج کے سبب سے وہ اس کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے۔ اب اگر ہم ام کی جگہ کوئی اور لفظ رکھ دیں مثلاً مد یا شد تو گو اس سے بھی ماں کی شخصیت کی طرف تو اشارہ ہو جائے گا۔ لیکن جو مفہوم ام کا لفظ ادا کرتا تھا وہ اس سے کبھی ادا نہیں ہو سکتا۔ اور وہ لطافت جو لفظ ام میں پائی جاتی ہے۔ وہ اس میں ہرگز نہ پائی جائے گی۔

اسی طرح باپ کی شخصیت ہے۔ کہ کل انسان اس کے بھی محتاج ہیں۔ اس کی شخصیت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بھی ہندی نے پتا اُردو نے باپ فارسی نے پدر اور انگریزی نے فادر .... الفاظ رکھے ہیں لیکن ان میں سے کوئی لفظ ان لطیف معانی کا اظہار نہیں کرتا جو عربی کا لفظ اب ہے۔ کیونکہ یہ لفظ بھی لفظ ام کی طرح نہ صرف باپ کی شخصیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بلکہ باپ کے کام کی طرف بھی۔ کیونکہ لفظ اب آبا سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں تربیت کرنی۔ پس نہ صرف یہ کہ لفظ اب والد کی شخصیت پر دلالت کرتا ہے بلکہ اس کی تربیت اور بیٹے کی ضروریات کے کفیل ہونے کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے اور اگر لفظ اب کا اصل ابّ یعنی الف اور باء مشدّد ہے تو پھر اس کے یہ معنے ہونگے کہ وہ چیز جس کا قصد کیا جاتا ہے کیونکہ ابّ کے معنے ہیں۔ اس کا قصد کیا۔ پس دونوں صورتوں میں اب کا لفظ والد کی تربیت اور مرجع اولاد ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

اور دوسری تمام زبانوں کے ان الفاظ پر جو والد کی شخصیت کے اظہار کے لیئے وضع کیئے گئے ہیں خاص فضیلت رکھتا ہے۔ اب اور ام کی طرح ابن کا لفظ بھی اولاد کے کام کی طرف اشارہ کرتا ہے حالانکہ اسکے مقابل میں ہندی اُردو فارسی انگریزی اور فرانسیسی کے الفاظ قطعاً اس لطیف مفہوم کی طرف اشارہ نہیں کرتے جو لفظ ابن میں پایا جاتا ہے اور پُتر بیٹا پسر اور سن صرف بیٹے کی شخصیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس سے زیادہ ان سے کچھ ظاہر نہیں ہوتا مگر عربی کا لفظ ابن بنا سے نکلا ہے جس کے معنے ہیں بنیاد کے پس ابن کے لفظ میں جس طرح اس ہستی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو ایک مرد اور عورت کے اجتماع سے ظاہر ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہستی اس خاندان کے لیئے بنیادوں کا کام دیتی ہے اور اگر اولاد نہ ہو تو اس خاندان کی چھت گر جائے اور اس کا نام مٹ جائے پس ابن کے لفظ سے نہ صرف بیٹے کا مفہوم پایا جاتا ہے بلکہ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ابناء خاندان کے لیئے بنیاد کی طرح ہوتے ہیں اور انہی کے ذریعہ سے کسی خاندان کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے ورنہ جس خاندان میں ابناء کا سلسلہ ٹوٹ جائے وہ تباہ اور برباد ہو جاتا ہے۔

ان تین مثالوں سے بخوبی روشن ہو گیا ہے کہ عربی زبان اپنے اندر کیسی خصوصیات رکھتی ہے اور اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو میں اور بہت سی مثالیں دیکر اس امر کو روشن سے روشن تر کرتا مگر فی الحال یہی تین مثالیں اس بات کو ثابت کرنیکے لیئے کافی ہیں کہ عربی زبان واقعہ میں عربی ہے یعنی فصیح زبان جو نام کہ خود عربی زبان کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ اس لفظ سے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ جس زبان کا یہ نام ہے اس میں یہ بات مدّ نظر رکھی گئی ہے کہ اسکے الفاظ خود بخود اپنے معانی پر دلالت کرتے ہیں۔

یورپ کی عالمگیر جنگ نے بھی مذکورہ بالا مسئلہ پر ایک شہادت مہیا کی ہے اور وہ اس طرح کہ انگلستان کے اخبارات یورپ کی موجودہ جنگ کے متعلق جرمن اور انگلستان کی افواج کے افسروں کے طریق عمل پر لکھتے ہیں کہ معتبر اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوجی افسر اپنی فوج کے پیچھے رہتے ہیں اور پستولوں اور تلواروں کے زور سے انکو دشمن پر حملہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں برخلاف اس کے انگریز افسر اپنی فوج کے آگے آگے چلتے ہیں اور اپنی فوج کو اپنے عمل سے جوش دلاکر دشمن پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ انگریزی اخبارات لکھتے ہیں کہ انگریزی افسروں کا طریق عمل ہی درست ہے اور ایک فوجی افسر کو اسی طرح عمل کرنا چاہیئے۔ اور وہ اس بات پر فخر کرتے ہیں اور بجا فخر کرتے ہیں کہ ان کی فوج دل سے نہ مجبوری سے لڑتی ہے اور یہ انگریز کہ فوجی افسر اپنی فوج میں خاص ہر دلعزیزی رکھتے ہیں کہ جس جگہ وہ حملہ آور ہوں ان کے ماتحت سپاہی بھی ان کی ایڑی کے ساتھ اسی مقام پر حملہ آور ہوتے ہیں ہم بھی برٹش گورنمنٹ کی رعایا ہونے کے لحاظ سے اپنی حکومت کی اس کامیابی پر خوش ہیں مگر ہمیں اس بحث سے ایک اور بھی فائدہ ہُوا اور وہ یہ کہ اس بحث سے قرآن کریم کی زبان کی فضیلت پر اور بھی روشنی پڑی ہے اور اس بات کا ایک اور ثبوت ملا ہے کہ عربی زبان سب زبانوں سے افضل اور اکمل ہے کیونکہ ہزاروں سال کے تجربہ کے بعد برٹش گورنمنٹ نے اپنے افسروں کے جن فرائض کو معلوم کیا ہے اور جن کی خوبی پر آج انگلستان کے سب اخبارات متفق ہیں انکی طرف عربی زبان کا ایک ہی لفظ اشارہ کر دیتا ہے اور وہ جرنیل کا نام ہے مختلف زبانوں نے فوجی افسروں کے مختلف نام رکھے ہیں مگر عربی زبان نے جرنیل کا جو نام رکھا ہے وہ اس کے فرائض پر بھی دلالت کرتا ہے اور وہ لفظ قائد ہے۔

عربی میں ایک ایسے فوجی افسر کو جو فوج کے لڑاتے وقت اس کا افسر ہو قائد کہتے ہیں اور یہ لفظ جیسا کہ اپنے لفظ کے موضوع یعنی فوج کے افسر پر دلالت کرتا ہے اسی طرح اس کے فرائض اور اس کے کام کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جرنیل کرنیل میجر کپتان لفٹنٹ چند اشارات ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ فوج کے افسر ہیں کمانڈنگ آفیسر بتاتا ہے کہ یہ شخص فوج کو حکم دینے پر مامور ہے مگر حکم تو آدمی پیچھے کھڑا ہو کر بھی دے سکتا ہے آگے ہو کر بھی دے سکتا ہے عربی کا لفظ۔ ۔ قائد ان تمام معانی سے بڑھکر یہ بتاتا ہے کہ اس افسر کا فرض ہے کہ اپنی فوج کے آگے ہو کر دشمن پر حملہ کرے اور یہ کہ وہ اپنی فوج کا دل اس طرح اپنی مٹھی میں رکھے کہ وہ جدھر بھی حملہ کرے وہ اس کے ساتھ رہے۔ کیونکہ قائد کہتے ہیں اس شخص کو جو آگے آگے چلے اور اپنے پیچھے جانوروں کی نکیل پکڑ کر لیئے چلا جائے اور ان دونوں معانی میں فوجی افسر کے دو فرائض کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ایک تو یہ کہ وہ ہمیشہ عام سپاہیوں سے بڑھکر جرأت دکھائیں اور فوج کے آگے آگے رہیں۔ اور دوسرے یہ کہ باوجود آگے آگے رہنے کے انکا اثر اپنے سپاہیوں پر ایسا زبردست ہو کہ وہ اسی طرح ان کے پیچھے چلے آئیں جیسے ایک نکیل ڈالا ہُوا جانور یعنی اس کی محبت اور اسکے رُعب دونوں سے وہ ایسے متاثر ہوں کہ اس کے احکام کی ذرہ بھی خلاف ورزی نہ کریں نکیل سے ان کے ڈسپلن کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ اس کے ایسے مطیع ہوں کہ جس طرح ایک نکیل ڈالا ہُوا جانور اپنے کھینچنے والے کی مخالفت نہیں کر سکتا بلکہ وہ جس طرح کھینچے اسی طرح کرتا ہے اسی طرح یہ سپاہی اس کے ہر ایک حکم کی تعمیل کریں پس لفظ قائد نے نہ صرف ایک فوجی افسر کی شخصیت کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ اس کے فرائض پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ وہ جرأت میں بے نظیر ہونا چاہیئے اسے ہر ایک کام میں سابق رہنا چاہیئے۔ اپنے سپاہیوں میں اسے ایسا اعتبار حاصل ہو کہ جس طرف وہ جائے وہ بھی اسی طرف چل پڑیں اپر اس کا ایسا رُعب ہو کہ وہ اسکی کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کریں ان کو اس سے ایسی محبت ہو کہ وہ اس کے قدم بقدم چلیں اور یہ مفہوم دوسری زبانوں کے ان الفاظ میں جو فوجی افسروں کی شخصیت کی طرف اشارہ کرنے کے لیئے وضع کیئے گئے ہیں ہرگز پایا نہیں جاتا اور اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ عربی زبان دنیا کی تمام زبانوں پر فضیلت رکھتی ہے اور انسان کی نہیں بلکہ خدا کی طرف سے الہاماً سکھائی ہوئی زبان ہے اور یہی زبان اس قابل تھی کہ اس میں وہ کتاب بھیجی جاتی جو ساری دنیا کیلیئے ہدایت نامہ ہو۔

عالمگیر جنگ کے بعض تفصیلی حالات

آسٹریا میں شورش

روس پر تیاری کرنے کا گمان

جرمنی کی سادگی

بغاوت اور بے اعتمادی

ڈیلی ٹائمز کا نامہ نگار جو گذشتہ ایّام میں وی آنا میں موجود تھا۔ بیان کرتا ہے کہ میں آسٹریا کے ایک اخبار کے ایڈیٹر کے ساتھ وائنا کے بازار میں پھر رہا تھا۔ لوگ انبوہ کثیر میں جنگ کے نعرے لگا رہے تھے۔ شام کو وہ جو وقت واپس ہوئے تو دیکھا گلے بیٹھے ہوئے تھے۔ متحدہ ثلاثہ کی سفارتگاہوں کے محافظ گاردین بالکل خاموش تھیں وہ بیان کرتا ہے کہ اس رات نعرے لگاتے لگاتے ان کے گلے بیٹھ گئے تھے۔ جب انہیں یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ جنگ کیا مصائب برپا کریگی تو اس وقت ان کی آواز اور طرز کی ہوتی تھی وہ بلند آواز پکارتے تھے۔ کہ اچھا پہلے کمزور سروین سے تو لڑ لو جس وقت روس سے مقابلہ ہوگا دیکھا جائیگا۔ باشندگان آسٹریا کی مدت سے یہ خواہش تھی کہ سروین کو کچل ڈالنے کا کوئی موقعہ ہاتھ لگے۔ اور اُن کا یہ خیال تھا کہ سرویا کا فیصلہ تو ڈنیوب کے جہاز بھیجنے اور بلگریڈ پر گولہ باری کرنے سے ہو جائیگا۔ گذشتہ چند سالوں میں آسٹریا سروین کے ساتھ جنگ کرنے کو دو دفعہ تیار ہو چکا ہے۔ پبلک کو باقاعدہ طور پر سکھا پڑھا کر یقین دلا یا گیا تہا کہ دو قوی طاقتیں مل کر گستاخ سروین کی گوشمالی کریں جس سے ان کو عبرۃ حاصل ہو ؞

قیصر کا منصوبہ

قیصر نے جو ملاقات شہنشاہ فرنس جوزف اور آرچ ڈیوک فرڈیننڈ سے کی۔ اہل آسٹریا کو اس کی اصلی غرض کا مدت تک پتہ نہ چلا۔ یہ کچھ مشکوک بات ہے کہ آیا قیصر نے اپنا منصوبہ بوڑھے شہنشاہ کے پاس ظاہر کر دیا تھا یا نہیں جو ہمیشہ سے صلح قایم رکھنے کے لئے مستعد رہا ہے۔ اور اپنے آخری دن امن میں گذارنا چاہتا تھا۔ لیکن ایک حد تک تو یہ صاف ہے کہ آرچ ڈیوک نے قیصر کی ملاقات کے وقت (مقام مرفادر کونشٹ پر) اس کے ارادوں پر سرویہ اور روس کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کے لئے رضامندی ظاہر کی۔ قیصر کو فوکو جاتا ہوا وینس میں شاہ اٹلی سے بھی ملا۔ اور یہ مانا جاتا ہے کہ اس نے شاہ اٹلی کو بھی اپنے منصوبہ سے آگاہ کیا اور روس کو تباہ کرنے کی اصل غرض بھی سمجھائی۔

لیکن غالباً یہ درست نہیں ہے کہ شاہ اٹلی نے زیر غور معاملہ سے کوئی خاص نتیجہ بھی اخذ کیا ہو۔ اور یہ بھی قابل یقین بات نہیں ہے کہ اگر سراجیو پر دوبارہ قتل کا حادثہ وقوع میں نہ آتا تو شہنشاہ فرنس جوزف سرویا کے خلاف لڑائی پر آمادہ ہوتا یا کسی اور مقابل کی طاقت کے خلاف جنگ کرنے پر رضامند ہوتا۔

اگرچہ شہنشاہ فرنس جوزف آرچ ڈیوک فرنس فرڈیننڈ پر خفا تھا کیونکہ وہ ان ممالک میں (جہاں کی وفاداری میں بھی شبہ تھا) اپنی بیوی کو ساتھ لیکر ٹور پر گیا جسے کوئی شاہی حقوق حاصل نہ تھے۔ اگرچہ اسے تمام شاہی خاندان کی نسبت آرچ ڈیوک سے بہت ہی کم محبت تھی۔ لیکن پھر بھی شاہی خاندان کی ہتک جو ڈیوک اور اس کی بیوی کے قتل سے ہوئی۔ برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اور یہی وجہ تھی کہ وہ انتقام لینے پر آمادہ ہوا ؞

سرویا کی گوشمالی

شہنشاہ نے محسوس کیا کہ سرویا کی گوشمالی کا وقت آ پہنچا ہے، جرمنی نے بھی اس کی طرف سے روس کے خلاف اپنی دیرینہ تجاویز عمل میں لانے کے لئے موقعہ تاڑا۔ اسکے سفیر نے جو خط سرویا کو بھیجا تھا اس کا مضمون حکومت آسٹریا پر کھو یا اب آسٹریا بھی اپنی نادانی سے واقف ہو گیا ہوگا جو اس نے جنگ چھیڑنے میں کی ہے۔

اسکے پاس یہ بیان ہو سکتا ہے کہ اُسے اندرونی شورشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تین سال سے معمولی اشیاء کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کرمس سے تو ذرائع اور اسباب کا سوال متمول لوگوں کیلئے بھی تکلیف دہ ہو رہا ہے۔ اسکے علاوہ دی آنا اور بوڈاپسٹ میں تنگی جگہ کی وجہ سے بیماری پھیل رہی ہے اور خوشحال لوگ بھی اس دقت کو محسوس کر رہے ہیں۔ وی آنا گذشتہ موسم بہار میں محصور شہر کی طرح نظر آتا تھا۔ کیونکہ بہت مخلوق شہر کے ارد گرد جو باغ ہیں انکی جھونپڑیوں میں سوتے تھے شہر کے غرباء کے لئے تو یہ عام مصیبت تھی ؞

مدبّران ریاست جو جنگ کے نتائج پر غور کرنے میں ہوشیار رہے ہیں۔ انہوں نے اِن مصائب پر جنگ کو ترجیح دی کیونکہ ہمیشہ سے انہیں یہ یقین رہا ہے کہ مادر وطن کے بچاؤ کی خاطر تمام اقوام ایک ہو جائینگی۔ انہیں باغی صوبوں میں غلامی کے خیالات کی وجہ سے جو شورش اندر ہی اندر پھیل رہی تھی۔ بھول گئی تھی۔ اور اسکے دل میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہم نے اس سرکشی کو جو سرحد پر پھیل رہی تھی۔ دبا دیا ہے۔ آرچ ڈیوک فرڈیننڈ کے قتل کے وقت بوسینیا اور ہرزیگونیا بالکل باغی تھے۔ ملحق اضلاع بھی جنگ بلقان میں سرویوں کی کامیابیوں سے تنگ پڑ گئے تھے۔ اگر آسٹریا کے حاکم حکمت سے کام لیتے تو شاید یہ خطرہ مٹ گیا ہوتا۔ لیکن برخلاف اس کے ان کے ساتھ بہت بدسلوکی کی گئی ؞

جنگ کا چھڑنا

جنگ کے اعلان پر حکومت آسٹریا ہنگری نے اپنی آدھی فوج کو جنوب اور جنوب مشرقی حصہ کی طرف بُلایا۔ وہ اسے نامور پر جمع کر کے سرویا میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتی تھی وہ اپنی افواج کو بوسینیا اور ہرزیگونیا میں نہ رکھ سکتی تھی۔ کیونکہ اُسے واپس لانے میں دیر لگتی تھی۔ اور روس کا سامنا کرنے میں وقت پڑتی۔ اور ایسی حالت میں انہیں سرحد ہنگری پر رکھنا پڑتا تھا۔ سلطنت آسٹریا کو یہ اُمید تھی کہ شاہ مانٹی نیگرو جسے شہنشاہ کی خاص جیب سے تحائف پہنچ چکے تھے۔ سروین کے ساتھ شریک جنگ نہ ہوگا۔ اور فوج کے دو دستہ اور زبردست پہاڑی فوج ملحق صوبوں میں رعایا کو باغی ہونے سے روکے رکھنے کے لئے کافی ہوگی ؞

برخلاف اسکے اہل مانٹی نیگرین جنگ کے فنون میں جو ماہر تھے وہ ہرزیگونیا پر حملہ کر چکے تھے اور وہاں کے باشندوں کی مدد سے اہل آسٹریا پر فتح حاصل کر چکے تھے۔ روزمرہ یہ اعلان کیا جاتا تہا کہ سروین کوئی مقابلہ نہیں کر رہے۔ حالانکہ جنوبی حصہ سے زخمیوں کی ٹرینین بھری ہوئی آ رہی تھیں۔ ابھی جو افواج جنوب مشرقی حصہ کی طرف بھیجی گئی تھیں۔ واپس بلا لی گئیں۔ ایک نوجوان افسر نے صبح مجھے ملنے آیا۔ میں نے اس

سے دریافت کیا کہ تمہیں واپس کیوں بلا لیا اُس نے جواب دیا کہ " ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ سرویہ پر گولہ بارود اور دیگر سامان حرب ضائع کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ پہلے ہی شکست خوردہ ہیں۔ اب انہیں زیادہ تنگ کرنا اچھا نہیں "۔ حالانکہ یہ شخص سرحد ہنگری پر رہا ہے وہ خود جنگ میں گیا نہیں فوجی حاکموں نے جو غلط خبریں اُڑائی ہیں اُن پر یقین کر لیا ہے .. .. جو عوام کو غلط خبریں پہنچا رہے ہیں ؛

اٹلی کی غیر جانبداری

ایک اور نئی شکل اٹلی کی غیر جانبداری کی شکل میں نمودار ہوئی ہے۔ پولز کو گورا کو اٹلی کے خلاف بھیجا گیا ہے۔ شین اور ٹیرول کو گلیشیا کی طرف بھیج گئے۔ بعض پلٹنوں کو اس طرح ترتیب دیا گیا کہ ایک شخص اپنے ہم وطن کے ساتھ کوئی بات چیت نہ کر سکتا تھا پول جرمن کے پہلو بہ پہلو لڑ رہے تھے یہ یقین کیا گیا تھا کہ اس طریقہ سے بغاوت مٹ سکتی ہے۔ لیکن نتیجہ اس کے برخلاف تھا۔ جس وقت میں وائنا سے رخصت ہُوا تو اس وقت حالت بہت خوفناک تھی وہاں کوئی فوجی ضبط نہ تھا ؛

جرمنی پر خفگی

جب میں وائنا سے رخصت ہُوا تو اس وقت جرمن کے خلاف بہت جوش پھیل رہا تھا۔ جس نے ملک کو خوفناک جنگ میں دھکیل دیا۔ عوام کی یہ شکایت تھی کہ " ہمارا سب کچھ برباد ہو رہا ہے۔ ہماری تجارت بند ہو گئی ہے اور ہمارے بچے تک ہم سے چھین لئے ہیں۔ رات اور دن ہمیں اپنی سلامتی کا خطرہ ہے اور یہ سب کچھ جابر قیصر کے ارادوں کے ماتحت ہو رہا ہے " نامہ نگار یہ بھی بیان کرتا ہے کہ جس وقت میں آخری بار بلنٹز کو گیا۔ وہاں میں نے ایک دوست افسر سے دریافت کیا کہ آجکل کیا حال ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ وہ کونسل بیٹھی ہے جو روس کی جنگ سے بھی زیادہ خطرناک مسئلہ کا تصفیہ کرے گی یعنی بڑے بڑے شہروں میں اور بیکاری کی وجہ سے بے چینی اور شورش پھیل رہی ہے۔ اور یہ میں خود بھی نہیں جانتا کہ کیا فیصلہ ہو گا " ؛

اطلاع ضروری جن احباب کو کوئی ایک پرچہ نہ ملے وہ بڑے مہربانی ایک ہفتے کے اندر اندر اطلاع دیں۔ بعد میں مطلوبہ پرچہ قیمتاً ارسال ہو گا۔ مینیجر

پیر بخش پنشنر پوسٹماسٹر لاہور کو نوٹس اور مہذب دنیا سے اپیل

ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہو گا کہ لاہور سے

پیر بخش پنشنر پوسٹماسٹر نے عرصہ سے ٹریکٹوں کا ایک ماہواری سلسلہ جاری کیا ہے جس کا واحد مدعا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی معہود اور اُن کے پاک مشن کی تردید ہے یوں تو بہتوں نے حضرت صاحب اور سلسلہ عالیہ کی تردید میں کتابیں اور رسالے لکھے ہیں اور ان کا حق ہے کہ اگر غور و تحقیق کیا نہ ہو۔ اور کیجاتی رہی۔ لیکن جس طریق سے صاحب مذکور نے قلم اُٹھایا ہے وہ نہایت بدتہذیبی کا پہلو لئے ہوئے ہے اور بجائے معقولیت اور تہذیب کے ساتھ تحقیق کی راہ سے بحث کرنے کے سخت دل آزار انہ اور بداخلاقانہ طریق اختیار کیا ہُوا ہے ؛

اس کا جواب نہ دینے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارا مذہب اور شیوہ تہذیب پیر بخش صاحب جیسے بدتہذیب اور اخلاق سے گرے ہوئے شخص سے مخاطب ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور ہم موجودہ حالات میں تمام مہذب دنیا سے اپیل کرتے ہیں کہ پیر بخش کے ساتھ ہمارے معاملہ میں گواہ رہیں۔ کہ ہم ماشاء اللہ اپنے پہلو میں کہاں تک صداقت پر ہیں۔ اور یہ امر عیاں ہے کہ وہ بحث کبھی کسی فائدہ بخش اور روشن نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتی۔ جس میں اخلاق اور تہذیب کا موازنہ درست نہ ہو۔ اور جس بحث میں بجائے احقاق اور معقولیت کو مدنظر رکھنے کے دل آزاری برتی جاوے۔ اس سے سوائے اس کے کہ فریقین ایک دوسرے کو جائز و ناجائز کہہ سن کر اپنے کینہ دردوں کا بخار نکالیں اور کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ پیر بخش کے سلسلہ رسالجات کے جواب میں کوئی باقاعدہ سلسلہ ہماری طرف سے شائع نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن اب ہم یہ دیکھ کر کہ وہ آپ اپنی بدتہذیبی کے کارناموں میں حد سے بڑھتا جاتا ہے اور عوام الناس میں اس کی دھوکہ دہی کا جال بہت پھیلتا جاتا ہے۔ لہذا یہ کھُلا نوٹس دیا جاتا ہے کہ اگر پیر بخش صاحب فی الواقعہ نیک نیتی کے ساتھ سلسلہ تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ تو تو انکو تہذیب اور شرافت کے پلیٹ فارم پر رونما ہو کر جماعت احمدیہ کے مقابل پر آنا چاہیئے ؛

خاکسار دوست محمد جانہ ؒ

تمام احمدی احباب دعا کریں

ہم مندرجہ ذیل احمدی اپنی پلٹن کے ساتھ بمبئی سے براستہ مصر فرانس میں جاتے ہیں۔ ہم پہلے ہی احمدی ہیں جو حضرت صاحب کے حکم بموجب سرکار دولتمدار کی نمک حلالی کے واسطے تلوار کمر میں باندھ کر میدان جنگ میں جاتے ہیں۔ حضور ہمارے واسطے دعا کریں ... کہ خداوند کریم ہمیں خیریت سے اپنے عیال اطفال میں واپس لاوے۔ بلکہ جمعہ کے دن سب احمدی جماعت حضرت اقدس کے ساتھ مل کر دعا کریں سب بیعت شدہ ہیں۔

(۱) صوبیدار صاحب فتح محمد صاحب (۲) جمعدار غلام حسین صاحب (۳) حوالدار بابو نواب دین (۴) الیس نائک محبت (۵) سپاہی دلاور خاں۔ نواب دین۔ ان کے علاوہ ۱۰۰۰ اکے ... قریب احمدی احباب جنگ میں گئے ہیں ان کے لئے بھی دعا کی جاوے۔

کلام محمود

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا عاشقانہ کلام ہے۔ کلام کیا ہے سبحان اللہ اپنے اندر کشش مقناطیس سے بڑھ چڑھ کر اثر رکھتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ وہ اشعار جو ایک درد بھرے دل سے نکلیں۔ اُن میں جو رقت اور سوز ہوتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز بناوٹی نہیں۔ اور پھر وہ اشعار جو اپنے مولا کی الفت و محبت میں لکھے جاویں۔ انکا اثر تو جادو سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے حضرت مسیح موعود کے فراق میں اور قوم کی حالت زار کے متعلق جو اشعار لکھے ہیں۔ وہ صرف پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ناظرین صرف ایک نسخہ منگا کر ملاحظہ فرماویں۔ لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ ہے۔ قیمت صرف ۴ر (مینیجر الفضل سے)

نمک سلیمانی

یہ نمک معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرتا اور اس کے فضلات فاسدہ کو تحلیل کرتا ہے اور اسکی قوتوں کا محافظ ہے بھوک لگاتا قبض دور کرتا کمی اشتہا بدہضمی جیٹ درد شکم۔ سدہ ہضبہ نفخ شکم۔ بادگولہ درد وجع المفاصل و تقویت گردہ و مثانہ و قوت بصر اور نسیان کے لئے مفید ہے خون صالح پیدا کرتا۔ رنگ کو نکھارتا چھائیاں نمش وغیرہ کو زائل کرتا اور محرک باہ بھی ہے۔ یونانی طبیبوں کی مشہور اور مستند مجربہ دوائی ہے قیمت فی شیشی ... علاوہ محصولڈاک۔ مینیجر الفضل سے طلب کرو۔